© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

تعلیمات قرآن کے متعلق بحث

از

جناب چودھری غلام احمد صاحب پرویز بی۔اے ہوم ڈپارٹمنٹ نئی دہلی

[ابتداءً جب تعلیمات قرآن پر نقد کیا گیا تھا، اس وقت بحث کو زیادہ طول دینے کا خیال نہ تھا۔ اس لئے صرف اشارات پر اکتفا کیا گیا۔ پھر مولانا اسلم جیراج پوری کے جواب پر نظر کرتے ہوئے ذرا تفصیل سے کام لینا پڑا۔ مگر اب جناب پرویز نے ایک مفصل مضمون لکھ کر دعوت دی ہے کہ ان تمام مسائل پر وضاحت کے ساتھ بحث کی جائے جو تعلیمات قرآن پر تنقید کے سلسلہ میں چھڑ گئے تھے۔ چودھری صاحب کا مضمون کافی طویل ہے۔ اور جواب اس سے بھی زیادہ طویل ہوتا نظر آتا ہے۔ لہٰذا ان کے مضمون کو باقساط شائع کیا جائے گا اور ہر قسط کا جواب بھی ساتھ ساتھ درج ہوگا۔ اگرچہ یہ بحث طویل ہے۔ لیکن اُمید ہے کہ ناظرین اس کو دلچسپ اور مفید پائینگے۔ ایڈیٹر]

بحث و نظر میں مقصود اگر تحقیق حق ہو اور روش میں رہے متانت و سنجیدگی تو ایسے اختلافات فی الواقع رحمت کے موجب ہو جاتے ہیں۔ میں نے اپنے مضمون (مطبوعہ ترجمان القرآن بابتہ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ) میں تعلیمات قرآن کا اجمالی سا تعارف کرایا تھا کہ میرے پیش نظر محض اس اسلوب کو نمایاں کرنا تھا جس کے مطابق ہمیں قرآن کریم کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ آپ (مدیر ترجمان) نے اس پر استعجاباً تبصرہ فرمایا۔ چنانچہ آپ کی تنقید، صاحب تعلیمات کے جواب اور پھر آپ کی تنقید پر جواب سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بہت سے ایسے مباحث سامنے آگئے جن سے قلوب سلیم نے کافی استفاضہ کیا اور ایسے ہی ہیں وہ اختلافات جنہیں رحمت کہا جاتا ہے۔ ورنہ ہندوستان کی عام علمی فضا میں بالعموم اور مذہبی حلقوں میں بالخصوص اختلاف و مخالفت میں کوئی فرق ہی نہیں کیا جاتا اور بحث کا طریقہ بالکل ایسا ہو جاتا ہے گویا بچے کنکوؤں پر لڑ رہے ہیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ ترجمان نے اس باب میں نہایت سنجیدہ روش کا ثبوت دیا ہے۔

میں نے اس بحث کو دلچسپی سے پڑھا ہے۔ معلوم نہیں کہ صاحب تعلیمات اب آپ کی تنقید پر جواب کے بعد پھر کچھ تحریر فرمائینگے یا نہیں۔ ان کے سابق طرز عمل سے تو یہی مترشح ہوتا ہے کہ وہ بحث و مجادلہ میں طوالت کو پسند نہیں فرماتے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اگر یہ بحث یوں ہی چھوڑ دی گئی تو اس کے متعدد گوشے تشنۂ تکمیل رہ جائیں گے۔ لہذا میں نے جسارت کی ہے کہ ایسے مقامات جن سے کم از کم میں ابھی تک مطمئن نہیں ہو سکا۔ ترجمان کے صفحات پر پھیلا دوں تاکہ مزید تفحص و تدبر میرے اور میرے جیسے دیگر قلوب کے لئے اطمینان و ایقان کا موجب ہو سکے۔ ان فی ذالک لآیٰت لاولی الابصار۔

جن و انس

جنوں کے متعلق قرآن کریم میں یہ صراحت موجود ہے کہ وہ آتشیں مخلوق ہیں۔ انسانوں سے بالکل الگ۔ اس میں کسی شبہ یا اختلاف کے گنجائش نہیں۔ البتہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے معماروں، بھٹیروں اور غوطہ خوروں کے متعلق تعلیمات قرآن میں یہ حاشیہ دیا گیا ہے کہ "خیال ہو سکتا ہے کہ وہ انسانوں کا ایک طبقہ ہے۔" اس کے خلاف ترجمان نے دو وجہیں بیان کی ہیں۔

(۱) غیر مادی مخلوق کو اللہ نے یہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ وہ بشری شکل میں متشکل ہوں اور مرئی و محسوس بن جائیں۔ چنانچہ فرشتے حضرت ابراہیمؑ و حضرت لوطؑ اور حضرت مریمؑ کے سامنے انسانی شکل میں متمثل ہوئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن سوال یہ ہے کہ اس سے آپ نے جو نتیجہ مستنبط فرمایا ہے کہ جن بھی بشری شکل میں متمثل ہو سکتے ہیں۔ یہ کیسے ثابت ہوگیا۔ اول تو حیرت ہے کہ جنوں کو آپ نے غیر مادی کیسے قرار دے دیا حالانکہ ان کی تخلیق آگ سے ہوئی ہے۔ اور آگ مادہ ہے۔ اور عناصر اربعہ مادیہ میں سے ایک عنصر۔ دوسرے یہ کہ قرآن کریم نے ان کو غیر مرئی بتایا ہے۔

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ (۷: ۳)	حقیقت یہ ہے کہ وہ (ابلیس) اور اس کا قبیلہ تم کو وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اس کو نہیں دیکھتے

اس لئے قرآن پاک کی اس شہادت کے خلاف، محض فرشتوں کے پیکر بدلنے پر جنوں کو مرئی خیال کرنا جس کی کوئی مثال مثل تبدیل پیکر فرشتگان، قرآن نے نہیں دی، درست نہیں ہوگا۔ لہذا جب تک جنوں کا مرئی ہونا ثابت نہ ہو جائے، جنود سلیمانی کی مرئی و محسوس ہستیوں کو آتشیں جن ماننے کا قیاس مرجح نہیں ہو سکتا۔

(۲) دوسری وجہ یہ لکھی گئی ہے کہ ملکۂ سبا کے تخت حاضر کر دینے کا جس نے دعوے کیا تھا وہ آتشیں جن تھا۔ کیوں کہ انسان اس پر قادر نہیں کہ ایک گھڑی بھر کے عرصہ میں اتنے فاصلہ سے تخت لا سکے۔

لیکن انسان کے عدم قدرت کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے دراں حالیکہ قرآن کریم کے تمام شارحین اس شخص کو جس نے ملکۂ سبا کا تخت ایک لمحے میں منگا دیا تھا، جن نہیں قرار دیتے، انسان ہی قرار دیتے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ (۲۷: ۳)	اور اس شخص نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہا کہ میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لا دونگا

© rasailojaraid.com